

بقلم مہوش عنبرین

حلاوتِ ایمان

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلسَّلَامُ عَلَیْكُمْ اَحِبَّابُ

ناولز کی دنیا کے ناولز میں خوش آمدید

ناولز کی دنیا "ویب سائٹ / گروپ / پیج" دے رہا ہے تمام لکھاریوں کو ایک ایسا پلیٹ فارم جہاں آپ اپنی خدا داد صلاحیتوں کو اپنے قلم سے تحریر کر کے اپنا اور اپنے ملک کا نام روشن کر سکتے ہیں۔۔۔ اگر آپ کو بھی اللہ کی طرف سے یہ صلاحیت دی گئی ہے تو اسے اجاگر ضرور کریں۔۔۔ ہمیں آپ جیسے ہی لکھاریوں کی تلاش اور ضرورت ہے۔۔۔

اگر آپ ہمارے بلاگز پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو ہم سے رابطہ کریں۔۔۔ اپنی تحریر اردو میں ٹائپ کر کے ہمیں بھیجیں۔ جتنا جلدی ہو سکا آپ کی تحریر پوسٹ ہو جائے گی۔۔۔

مزید تفصیلات یا کسی بھی طرح کی مدد کے لیے ہم سے گروپ یا پیج انباکس میں رابطہ کریں یا ای میل پر ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔۔۔

Email address :- Novelskiduniya77@gmail.com

Facebook page :- [Novels ki duniya](https://www.facebook.com/Novelski.duniya)

(user name [@zoyatalib77](https://www.facebook.com/@zoyatalib77))

Facebook group :- [Novels ki duniya](https://www.facebook.com/Novelski.duniya)

Instagram Page:- [Zoya Talib](https://www.instagram.com/Zoya_Talib) (UserName: [Novelskiduniya77](https://www.instagram.com/Novelskiduniya77))

Youtube Channel: Novels Ki Dunya (NKD) Official

(پر خیال رہے کہ یہ گروپ زویا طالب کا ہی ہو)

اور باقی کے رابطے کے لیے ہر پیج کے نیچے Blue الفاظ میں لکھے لفظ میں آپ کو لنکس مل جائے گے ان سب کے۔۔۔

لکھا ہے ان دونوں کو وزٹ کرنے کے لیے لکھے ہوئے پر ہی کلک کریں اور اوپن کر لیں۔۔۔

شکریہ

حلاوت ایمان

بقلم: مہوش عنبرین

اسلام وعلیکم قارئین کرام! امید کرتی ہوں کہ آپ سب اپنے گھروں میں خوش و خرم ہوں گے اور جہاں کہیں بھی ہوں گے آپکی زندگیوں میں خوشی، اطمینان اور سکون ہو گا اب میرے یہ چند الفاظ پڑھتے ہی کچھ لوگ سوچے گے کہ ہم تو اپنی زندگی کی مشکلیں حل کرنے کی کوشش میں لگے رہتے ہیں اور مہوش عنبرین نے کتنی آسانی سے کہہ دیا کہ ہماری زندگی میں سکون ہے جبکہ ہم تو ہمہ تن سکون کی تلاش میں سرگرداں ہیں اور ہماری ایک مشکل حل ہوتی ہے تو دوسری مشکل بانہیں پھیلانے ہمارے استقبال کے لئے تیار ہوتی ہے اور کچھ قارئین کرام تو زندگی سے بہت ہی ناامید ہے انہیں لگتا ہے دنیا میں تمام مشکلیں ان کے لیے ہی ہے باقی سب تو بہت اچھی زندگی گزار رہے ہیں۔

اس مقام پر قابلِ غور بات یہ ہے کہ سکون کے زمرے میں آپ کے لئے کیا آتا ہے کیونکہ ہم آج اکیسویں صدی میں زندگی گزار رہے ہیں تو نئی نسل کی سوچ کے مطابق؛

"زندگی بدل گئی ہے، ماڈرن دور ہے۔۔" تو اب ماڈرن دور کے مطابق سکون اور اطمینان اور خوشی کو کس چیز کے ساتھ جوڑا گیا ہے ☺

کچھ لوگ کہتے ہیں کہ زندگی میں پیسہ ہو تو خوشی اور سکون ہوتا ہے جبکہ کچھ لوگ کہتے ہیں اچھی جاب ہو تو سکون ہوتا ہے اور کچھ لوگوں کی رائے ہے کہ فیملی سیٹل ہو تو سکون ہے پر سوچا جائے تو یہ سب تو دنیا کی چیزیں ہیں تو ان سب کے حاصل ہو جانے پر سکون بھی وقتی ہی مل سکتا ہے اور اس کے بعد اس ماڈرن دور کے نوجوان کو سکون کی تلاش میں پھر سے سرگرداں ہونا پڑتا ہے اور پھر اس کے لیے آخری حل سکون آور ادویات کا استعمال ہوتا ہے اور جو ان ادویات کے استعمال کو اپنانا نہیں چاہتا وہ پھر دنیا کی رنگینیوں میں سکون کی تلاش شروع کر دیتا ہے اور اپنے سکون کی خاطر پھر ایک غلط کام کو بھی ٹھیک ماننے لگتا ہے اور پھر سونے پر سہاگے کا کام کہ خود تو غلط کام کرتا ہی ہے اور اگر کوئی اس کے کام کو غلط قرار دے تو وہ اس کے سامنے اس غلط کام کو ٹھیک ثابت کرنے کے لیے دلیلیں دیتا ہے اور اس پر ہی اکتفا نہیں کرتا بلکہ اس انسان کو جس نے اس کے کام کو غلط کہا ہو اس کے لیے دل میں نفرت پالنا شروع کر دیتا ہے۔

قارئین کرام! سوچنے کی بات یہ ہے کہ آج کے دور میں سکون کس چیز میں ہے کیونکہ آج کی نوجوان نسل کا کہنا ہے کہ آج کا دور تو ٹیکنالوجی کا ہے تو اس لیے سکون اور آرام وہ تو کوئی بھی کام یا چیز ہے ہی نہیں، پر ایسا نہیں ہے؛ کیونکہ جب اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں ارشاد فرمایا ہے کہ

"میں نے انسانوں اور جنوں کو اپنی عبادت کے لئے پیدا کیا ہے" الذاریات: 57

تو پھر آپ اور میں کیسے کہہ سکتے ہیں کہ آج کے دور میں سکون کسی بھی کام یا چیز میں نہیں ہے کیونکہ آج کے اس مشینی دور میں سکون صرف اور صرف عبادت میں ہی مل سکتا ہے اور عبادت بھی ایسی کہ جس میں اللہ تعالیٰ انسان کو ایمان کی حلاوت عطا فرما دے۔ حلاوت ایمان کی لذت انسان کو وقت کی قید سے آزاد کر دیتی ہے اور انسان ہر پل یہ چاہتا ہے کہ وہ عبادت میں مشغول رہے ایسی کتنی ہی ہستیاں گزری ہیں کہ جن کو حلاوت ایمان کی لذت نصیب تھی اور وہ لوگ وقت کی قید سے آزاد ہو کر دن رات عبادت میں مشغول رہتے تھے۔ قارئین کرام! سوچنے کی بات یہ ہے کہ اگر وہ عظیم لوگ وقت کی قید سے آزاد ہو کر ایک کام میں مصروف ہو سکتے تھے تو آج کے اس دور میں میری اور آپ کی ذات اس حلاوت ایمانی کی لذت سے نا آشنا کیوں ہے؟ ایسا صرف اس لیے ہے کہ آج کی نوجوان نسل نے سوچنا ہی چھوڑ دیا ہے اور اگر کوئی دانشمند یا صاحب عقل انسان سوچنے کی دعوت دے تو وہ اس بات کو رد کرنے کے لیے دو وجوہات پیش کر دیتا ہے پہلی وجہ تو اپنی عمر کو بنا لیتا ہے کہ ابھی میری عمر ہی کیا ہے؟ اور دوسری وجہ وہ یہ بنا لیتا ہے کہ میری عادت ہے یہ کہ میں چیزوں کو لے کر زیادہ سوچتا نہیں ہوں تو اس نوجوان نسل کے لئے یہاں سوچنے کی بات یہ ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں غور و فکر کی ترغیب دی ہے تو پھر وہ یہ جواز کس طرح پیش کر سکتا ہے کہ وہ چیزوں کو سوچتا ہی نہیں!

اور سوچنے کے لیے عمر کی شرط کا مشروط ہونا لازم تو نہیں ہے کیونکہ اگر عمر کے لحاظ سے بات کی جائے تو پھر آپ دیکھ سکتے ہیں کہ مغربی ممالک میں آج کل چھوٹی عمر کے بچے ہی ہر میدان میں کامیابی کے جھنڈے گاڑتے ہوئے دکھائی دے رہے ہیں تو جب ہر چیز میں مغربی ممالک کی تقلید کی

جارہی ہے تو کیوں نہ اس بات کے لیے بھی مغرب کی تقلید کی جائے اور اپنی نوجوان نسل کو یہ سمجھایا جائے کہ سوچ کے اس میدان اور امتحان میں بھی مغربی ممالک کا طرز عمل اپنایا جائے اور ہر نوجوان اپنے لیے اور اپنے نظریات کے مطابق سوچنے کا آغاز کرے کیونکہ سوچوں سے ہی معاشرے وجود میں آتے ہیں تو ایک فرد کی انفرادی سوچ بھی اہمیت کی حامل ہوگی اور معاشرے میں تبدیلی ضرور آئے گی اور جب معاشرے میں تبدیلی رونما ہو تو سوچوں کا منتشر ہونا ایک فطری عمل ہے۔ منتشر سوچوں کے نتیجے میں نہ چاہتے ہوئے بھی انسان ضرور سوچنا شروع کر دیتا ہے اور رویوں میں تبدیلی آنا شروع ہو جاتی ہے اور کب ان تبدیلیوں کو دیکھ کر آپ ان تبدیلیوں کے ہی عادی ہو جاتے ہیں یہ بات آپ پر بھی واضح نہیں ہو پاتی۔

اس لیے ابھی بھی وقت ہے کہ جاگ جائے اور اپنی ذمہ داری کو سمجھے اور دعا کرے کہ اللہ پاک ہمیں بھی ایسا بنا دے کہ ہم لوگوں کو بھی ایمان کی لذت نصیب ہو جائے اور آپ اور میں آج ہی سے سوچنے کی ترغیب کو دل سے اپنالیں تاکہ ہماری زندگیوں میں اطمینان و سکون ہوں اور ہم ایک خوش و خرم زندگی گزار سکیں۔

آپ کی دعاؤں کی طلبگار اور آپ کی رائے کی منتظر: مہوش عنبرین

ختم شد